پروفیسر محمد اکرم مدنی

انبیاء کرام کی تعداد

اگر تاریخ انسانیت کا بغور مطالعہ کیاجائے تو آدمی باآسانی اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہے کہ زمین پر انسانی زندگی کا آغاز آج سے تقریباً آٹھ ہزار سال پہلے ہوا۔ حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار برس تھی۔ (۱) آپ کے بعد تاریخ انسانی میں دوسری نمایاں شخصیت حضرت نوح علیہ السلام ہیں جن کا زمانہ محتاط اندازوں کے مطابق ۳۸۰۰ ق م تا ۲۸۰۰ ق م ہے(۲) آپ میں اور حضرت آدم علیہ السلام میں ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے (۳) تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا زمانہ تقریباً ۵۸۰۰ ق م تا ۴۸۰۰ ق م ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ۲۵ دسمبراء سنہ کو ہوئی اور اب سنہ عیسوی ۱۹۹۶ء ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ کو تقریباً ۲۰۰۰ سال ہو گئے ہیں۔ اس طرح یہ کل زمانہ ۵۸۰۰ +۲۰۰۰ = ۷۸۰۰ سال بنتا ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ تقریباً ۸۰۰۰ سال سے انسان اس دنیا پر آباد ہیں۔

یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ انسانوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسول مبعوث فرمائے جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار مشہور ہے۔ آیئے اب قرآن' حدیث اور تاریخ کی روشنی میں اس تعداد کا تجزیہ کرتے ہیں۔

سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ قرآن پاک نے کتنے انبیاء کرام کے نام گنوائے ہیں؟ قرآن پاک کی تلاوت مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن پاک نے صرف ۳۰ انبیاء کرام کا تعارف کروایا ہے جن میں سے ۲۶ کے نام لیے ہیں.اور چار کا غائبانہ تذکرہ فرمایا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ آپ کا نام قرآن پاک میں ۲۵ بار لیا گیا ہے۔ آپ کا تذکرہ سورۃ بقرہ آیات ۲۱' ۲۲' ۳۴' ۳۵ اور ۳۶۔ سورۃ آل عمران آیات ۲۳ اور ۵۹۔ سورۃ الاعراف آیات ۱۱' ۱۹' ۲۶' ۲۷' ۳۱' ۳۵ اور ۱۷۲۔ سورۃ بنی اسرائیل ۶۱ اور ۷۰۔ سورۃ طہ آیات ۱۱۵' ۱۱۶' ۱۱۷' ۱۲۰ اور ۱۲۱ وغیرہ۔

۲- حضرت نوح علیہ السلام- آپ کا ذکر قرآن مجید میں ۴۳ مرتبہ ہوا ہے- آپ کے واقعات کی قدرے تفصیل سورۃ ہود آیات ۲۵‘۳۲‘۳۶‘ ۴۲‘ ۴۵‘۴۶‘ ۴۸‘ اور ۸۹ میں اور سورۃ نوح میں بیان ہوئی ہے-

۳- حضرت ادریس علیہ السلام- آپ کا قرآن شریف میں دو مرتبہ ذکر ہوا ہے- سورۃ مریم آیت ۵۷ اور سورۃ انبیاء آیت ۸۵-

۴- حضرت ہود علیہ السلام- آپ کا سات مرتبہ ذکر ہوا ہے- تفصیلات سورۃ ہود ۵۰‘۵۳‘ ۵۸‘ ۶۰ اور ۸۹ میں بیان ہوئی ہیں- آپ کا زمانہ تقریباً ۲۰۰۰ ق م کا ہے-(۴)

۵- حضرت صالح علیہ السلام- قرآن پاک میں آپ کا آٹھ جگہ ذکر ہوا ہے تفصیلی بیان سورۃ اعراف آیت ۷۳‘ ۷۵ اور ۷۷ اور سورۃ ہود آیات ۶۱‘ ۶۲‘ ۶۶ اور ۸۹ میں ہے- آپ کا نسب نامہ مورخین نے یوں بیان کیا ہے- صالح بن عبید بن جابر بن ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح (۴)

۶- حضرت ابراہیم علیہ السلام- آپ کا ذکر قرآن پاک میں ۶۳ مرتبہ آیا ہے‘ اہم واقعات کی تفصیل سورۃ بقرہ آیات ۱۲۴ تا ۱۴۰ سورۃ آل عمران آیات ۳۳ تا ۳۵‘ الانبیاء آیات ۵۱‘۶۰‘۶۲ اور ۶۹ اور سورۃ الصفت آیات ۸۳‘ ۱۰۴ اور ۱۰۹ وغیرہ میں مذکور ہوئی ہے-

۷- حضرت لوط علیہ السلام- آپ کا ذکر قرآن پاک میں ۹ مرتبہ بیان ہوا ہے قدرے تفصیل سورۃ الحجر آیات ۵۷ تا ۷۷ اور سورۃ ہود آیات ۷۴ تا ۸۳ میں ملتی ہے-

۸- حضرت اسماعیل علیہ السلام- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ کا ذکر قرآن پاک میں متعدد بار ہوا ہے- آپ نے تعمیر کعبہ میں اپنے ابو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ساتھ دیا تھا جس کا ذکر سورۃ بقرہ آیت ۱۲۷ میں ہوا ہے آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے پر تیار ہوئے اس کا تذکرہ سورۃ الصفات آیات ۸۳ تا ۱۱۳ میں ہے-

۹- حضرت اسحٰق علیہ السلام- آپ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں قرآن پاک میں کئی جگہ آپ کا ذکر ہوا ہے- آپ کی بشارت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی جو سورۃ ہود آیت نمبر ۷۱ میں مذکور ہوئی ہے-

۱۰- حضرت یعقوب علیہ السلام- آپ کا ذکر قرآن پاک میں دس جگہ ہوا ہے سورۃ بقرہ کی آیات ۱۳۲ تا ۱۳۳ میں آپ کی اپنے بیٹوں کو وصیت مذکور ہوئی ہے زیادہ تر تفصیلی تذکرہ سورۃ یوسف میں ملتا ہے-

۱۱- حضرت یوسف علیہ السلام- قرآن پاک میں آپ کے نام کا ۲۶ مرتبہ ذکر ہوا ہے تفصیلی

حالات سورۃ یوسف میں بیان ہوئے ہیں۔
۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ قرآن پاک میں آپ کا ذکر ۵۱۴ بار ہوا ہے قدرے تفصیلات سورۃ طٰہٰ، سورۃ قصص آیات ۳ تا ۴۸، سورۃ شعراء ۱۰ تا ۶۶ اور مومن ۲۳ تا ۴۵ میں ملتی ہے۔
۱۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام۔آپ کا نام قرآن پاک میں دس جگہ لیا گیا ہے تفصیلات سورۃ اعراف آیا ۸۵ تا ۸۸ ۹۰ اور ۹۲ میں سورۃ ہود آیات ۸۴۔ ۸۷ تا ۹۰ اور ۹۵ میں ملتی ہیں۔
۱۴۔ حضرت ھارون علیہ السلام۔آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں ان کا ذکر متعدد بار اپنے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہی ہوا ہے۔
۱۵۔ حضرت الیاس علیہ السلام۔قرآن پاک میں آپ کا نام دس بار لیا گیا ہے۔ سورۃ انعام آیت ۸۵ اور سورۃ الصفت آیات ۱۳۱ اور ۱۴۳ اور دیگر مقامات۔ آپ نبی اسرائیل میں ایلیا کے نام سے مشہور ہیں۔
۱۶۔ حضرت الیسع علیہ السلام۔آپ کا سورۃ انعام اور سورۃ ص میں دو بار ذکر ہوا ہے۔
۱۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام۔آپ کا نام مبارک ۱۶ مرتبہ لیا گیا ہے۔ اہم واقعات سورۃ انعام آیات ۸۴ تا ۹۰، سورۃ انبیاء آیات ۷۸ تا ۸۲، سورۃ نمل ۱۵ تا ۴۴، سورۃ ص آیات ۱۷ تا ۲۶ اور ۳۰ تا ۴۰ میں ملتے ہیں۔
۱۸۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔آپ بنی اسرائیل کے بڑے پر شکوہ نبی ہیں۔ عظیم بادشاہ گزرے ہیں آپ کا نام مبارک بھی قرآن پاک میں آپ کے والد حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ ساتھ ۱۶ مرتبہ لیا گیا ہے۔
۱۹۔ حضرت ایوب علیہ السلام۔آپ کا ذکر قرآن پاک کی چار سورتوں نساء، انعام، انبیاء اور ص میں آیا ہے۔
۲۰۔ حضرت یونس علیہ السلام۔آپ کا ذکر مبارک چھ سورتوں میں آیا ہے۔ سورۃ نساء آیت ۱۶۳، انعام ۸۷، یونس ۹۸، انبیاء ۸۷،۸۸ سورۃ الصفات ۱۳۹ تا ۱۸۴ اور سورۃ قلم ۴۸ تا ۵۰۔
۲۱۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام۔آپ کا نام صرف دو سورتوں انبیاء اور ص میں بیان ہوا ہے سورۃ انبیاء آیت ۸۵ سورۃ ص آیت ۴۸۔
۲۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام۔ آپ کا ذکر قرآن پاک میں ۱۸ مرتبہ بیان ہوا ہے۔ قدرے تفصیلات سورۃ آل عمران آیات ۳۷، ۴۱، ۶۵ سورۃ انبیاء آیات ۸۹، ۹۰ اور سورۃ مریم آیات ۲ تا ۱۱ میں مذکور ہیں۔
۲۳۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے ہیں ان کا نام اپنے والد

محترم کے ساتھ ساتھ بیان ہوا ہے۔
۲۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ قرآن پاک میں آپ کا ذکر متعدد بار ہوا ہے۔ آپ کے واقعات کی تفصیلات سورۃ آل عمران آیات ۵۰، ۵۹، تا ۶۰، سورۃ مائدہ آیات ۷۲ تا ۷۵ اور ۱۱۰ تا ۱۱۸ سورۃ نساء آیات ۱۵۵ تا ۱۵۹ اور سورۃ مریم ۳۰ تا ۳۷ میں ملتی ہیں۔
۲۵۔ حضرت عزیر علیہ السلام۔قرآن پاک میں صرف ایک مرتبہ سورۃ توبہ آیت ۳۰ میں آپ کا نام لیا گیا ہے وقالت الیہود عزیرن ابن اللّٰہ (جب یہودیوں نے کہا کہ عزیز اللہ کے بیٹے ہیں۔)
۲۶۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ کا نام مبارک قرآن پاک میں ۴ مرتبہ بیان ہوا ہے۔ سورۃ آل عمران آیت ۱۴۴ سورۃ احزاب آیت ۴۰، سورۃ فتح آیت ۲۹ اور سورۃ محمد آیت ۲

ان ۲۶ انبیاء کرام کے علاوہ کسی نبی یا رسول کا نام قرآن پاک میں مذکور نہیں ہے۔ صرف چار انبیاء کا غائبانہ تعارف کروایا گیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔
۱۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام۔ سورۃ کیف آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمان بیان ہوا ہے "واذقال موسیٰ لفتہ" (جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نوجوان کو کہا۔) حضرت ابی بن کعبؓ سے منقول ہے کہ اس نوجوان کا نام یوشع بن نون تھا(۶) جو حضرت موسیٰ کے بعد پہلے نبی ہوئے۔ ان کی نبوت پر اہل کتاب کا اتفاق ہے۔ ان ہی کے ذریعے بنی اسرائیل کو فتوحات حاصل ہوئیں۔
۲۔ حضرت حزقیل علیہ السلام۔ قرآن پاک میں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ " کیا آپ نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مرجاؤ پھر انہیں زندہ کر دیا" (سورۃ بقرہ آیات ۲۴۳۔) حضرت عبداللہ بن عباس اور بعض دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک بڑی جماعت کو حضرت حزقیل علیہ السلام نے فرمایا کہ فلاں دشمن سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ تو وہ اپنی جانوں کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو موت دی پھر حضرت حزقیل کی دعا سے انہیں زندہ کیا کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت و بصیرت بن جائیں۔(۷)
۳۔ حضرت سموئیل علیہ السلام۔ قرآن پاک سورۃ بقرہ آیت نمبر۲۴۶ میں ارشاد الٰہی ہے الم تر الی الملاء من بنی اسرائیل من بعد، موسیٰ ط اذ قالو النبی لھم البعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللّٰہ (کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے

سرداروں کو نہ دیکھا۔ جب انہوں نے اپنے نبی کو کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کیجئے ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔)

علماء مفسرین کی تحقیق کے مطابق یہ نبی حضرت سموئیل علیہ السلام تھے۔ تابوت سکینہ آپ کی ہی دعا سے واپس بنی اسرائیل کو ملا تھا۔ آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور آپ اعلان نبوت سے قبل قاضی کے فرائض سرانجام دیتے تھے (قصص القرآن ۲/۴۳)

۴۔ حضرت ارمیاہ علیہ السلام۔ سورۃ بقرہ آیت ۲۵۹ میں فرمایا گیا ہے "او کالذی مر علیٰ قریۃ وھی خاویۃ علیٰ عروشھا قال انیٰ یحیٖ ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ' (یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی پر سے گزرے اور وہ چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کیسے زندہ کرے گا اس کو اس کی موت کے بعد۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں سو سال تک عزت دیے رکھی اور پھر زندہ کر دیا۔)

حضرت وھب بن منبہ' عبداللہ بن عبید اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی رائے کے مطابق یہ حضرت ارمیاہ علیہ السلام تھے۔(۸)

۱۔ ان کے علاوہ حدیث پاک میں ایک اور شخصیت حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر ہے جس کے بارے میں بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ بھی نبی ہیں۔ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "بے شک وہ لڑکا جسے حضرت خضر نے قتل کر دیا وہ کافر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو سرکش اور کافر بنا ڈالتا۔(۹) دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لئے ہے کہ آپ سفید زمین پر بیٹھتے ہیں تو وہ آپ کے پیچھے ہری بھری لہلہانے لگتی ہے۔(۱۰)

عہد نامہ عتیق و جدید میں ان انبیاء کے علاوہ چار اور انبیاء کے نام بھی ملتے ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔ حضرت دانیال علیہ السلام
۲۔ حضرت یسعیاہ علیہ السلام
۳۔ حضرت نحمیاہ علیہ السلام
۴۔ حضرت شعیا علیہ السلام

تاریخ اور سیر کی کتابوں میں ایک اور شخصیت کا نام ملتا ہے اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام ہیں۔ ان کے بارے میں بھی علماء اسلام کا خیال ہے کہ وہ نبی

ہیں۔ اس طرح یہ کل نام چھتیس ہو جاتے ہیں۔

ان ناموں کے علاوہ تاریخ میں کسی نبی کا نام محفوظ نہیں ہے۔ البتہ قرآن پاک کے اس فرمان عالی شان سے "کہ یہ وہ انبیاء ہیں جن کا ہم نے آپ سے ذکر کر دیا اور بعض وہ ہیں جن کا ذکر نہیں کیا" (سورۃ مومن ۷۸) اور تاریخ بنی اسرائیل کے اس حوالے سے کہ "بنی اسرائیل نے ۷۰ انبیاء کو شہید کیا"(۱۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و رسل ان کے علاوہ بھی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے ہیں ان کی تعداد کے بارے میں حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلا نبی کون تھا؟ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام۔ میں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں نبی تھے اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے والے تھے۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ رسول کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا تین سو دس اور چند اوپر ایک کثیر جماعت (۱۲)

ایک روایت ابوامامہ انصاری سے ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! انبیاء کی کل گنتی کتنی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اس میں ۳۱۵ رسول ہیں ایک کثیر جماعت (۱۳)

یہ حضرت ابو امامہ انصاری کون ہیں؟ آپ مشہور تابعی ہیں حضرت سہیل بن حنیف انصاریہ اوسی کے بیٹے ہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو سال بعد ۱۳ ہجری کو پیدا ہوئے(۱۴) آپ نے یہ حدیث حضرت ابو ذر غفاری سے روایت کی ہے جو حضرت عمر فاروق کے دور میں ۱۸ ہجری کو جب شام فتح ہوا تو عسکری تنظیم سے وابستہ ہو کر دمشق تشریف لے گئے اور پھر دور عثمان تک وہیں رہے۔ پھر وہاں حضرت امیر معاویہؓ سے کنز کے معاملے میں شدید اختلاف کی بنا پر واپس مدینہ منورہ بلائے گئے۔ یہاں بھی آپ اپنے مسلک پر قائم رہے اور حضرت عثمانؓ سے اس بارے میں شدید اختلاف کیا۔ اس بدمزگی کے بعد آپ نے امیرالمومنین سے ربذہ جانے کی اجازت لی اور وہاں تشریف لے گئے پھر آپ کا وصال اسی جگہ تنہائی و بے کسی کے عالم میں ۸ ذی الحج ۳۲ ہجری کو ہوا۔ (۸-۱۴)

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوامامہ بچپن میں ہی حضرت ابو ذر غفاریؓ کو ملے ہیں جب ان کی عمر پانچ سات سال ہو گئی۔ اور اس عمر کا بچہ لاکھوں ہزاروں کی گنتی یاد رکھنے میں کتنا محتاط ہو سکتا ہے ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں اور پھر عربی زبان کی گنتی جس میں ایک لفظ کا رد و بدل لاکھوں کا فرق ڈال سکتا ہے مثلاً اوپر والی حدیث کے الفاظ یہ ہیں "مائۃ

الف واربعة و عشرون الفاً" اس میں پہلے دو حروف مائة یا الف میں سے ایک بھی زائد ہو تو تقریباً لاکھ کا فرق پڑ جاتا ہے۔

پھر دوسری توجہ طلب بات یہ ہے کہ حضرت ابوامامہ نے حضرت ابو ذرغفاریؓ سے روایت کی ہے اور حضرت ابوذرؓ کی اپنی روایت ۳۱ اور چند زائد والی موجود ہے۔ یہ دوسری روایت پہلی سے متعارض ہے اور اس کے راوی بھی وہ تابعی ہیں جنہوں نے حضرت ابوذرغفاریؓ سے بچپن میں ملاقات کی ہے۔ اس لئے قوی گمان یہی ہے کہ دوسری روایت کی گنتی میں یہ غیر معمولی اضافہ راوی کی غلطی ہے۔

اب آیئے تاریخی حوالے سے دیکھتے ہیں کہ کیا انبیاء کرام کی اتنی تعداد کو مبعوث کرنے کی ضرورت بھی پیش آ سکتی ہے کہ نہیں اس کی تفصیل بہت غور طلب ہے جو ہدیہ قارئین ہے:-

حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی ہیں جن کی عمر ایک ہزار سال ہے(۱۵) ان کے صرف ایک ہی بیٹے حضرت شیث علیہ السلام نبی ہین اس کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے ایک ہزار سال تک صرف دو نبی مبعوث ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام تک ایک ہزار سال کا فاصلہ ہے(۱۶) اس عرصے میں صرف ایک نبی حضرت ادریس علیہ السلام کا نام لیا جاتا ہے (۱۷) یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بعض اہل اسلام علماء کی تحقیق کے مطابق حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔(۱۸) حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ایک ہزار پچاس سال بیان کی گئی ہے۔(۱۹) یہاں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پہلے تین ہزار سال تک صرف تین یا چار نبی مبعوث ہوئے۔ ۵۷۱ھ میں نبی آخر الزماں سیدالرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان بالاتفاق کوئی نبی نہیں ہے تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ تاحال تاریخ انسانیت کے آخری دو ہزار سالوں میں صرف دو نبی مبعوث ہوئے تو درمیان کا زمانہ صرف ۳۰۰۰ سال رہ جاتا ہے تو اگر اس مدت کو ۲۴۰۰۰' انبیاء میں تقسیم کیا جائے تو ۴۱ انبیاء کی بعثت فی سال بنتی ہے اور اگر ان کی اوسط عمر ۱۰۰ سال بھی فرض کی جائے تو بیک وقت ۴۰۰۰ کے قریب انبیاء اس دنیا پر موجود ماننے پڑتے ہیں اور یہ بات قریب از امکان نہیں ہے اور نہ ہی اس کی تصدیق قرآن و حدیث سے کی جا سکتی ہے۔ جو بات حقیقت کے زیادہ قریب لگتی ہے وہ یہی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا عدد راوی کی غلطی ہے اور انبیاء کی اصل تعداد تین سو دس سے کچھ زائد ہے جیسا کہ روایت ابوذرؓ میں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب) صحیح علم تو صرف رب کریم کے پاس ہی ہے۔

آخر پر ایک اہم بات یہ ہے کہ بعض لوگوں نے انبیاء کرام کی اس گنتی کو Justify کرنے کے لئے ایک حدیث گھڑی ہے جو حضرت علیؓ کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے کہ "حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی آدم ہوئے ہیں۔" اس کی کوئی اصل نہیں ہے یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس کی تائید قرآن و حدیث کرتے ہیں اور نہ ہی سائنس۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے آدم فرض کیا جائے اور ہر آدم کے بعد قیامت فرض کی جائے تو اسلامی عقائد میں اہم ترین عقیدہ آخرت بری طرح مسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح تخلیق آدم کا اعجاز آفرین کرشمہ قدرت اور شرف انسانیت بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے ملحد سائنس دانوں کا یہ مفروضہ "زمین پر انسان لاکھوں سالوں سے آباد ہے" سچ مان لیا ہے کہ اس سے ہی ایک لاکھ چوبیس ہزار کی گنتی پوری ہو سکتی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ موجودہ سائنسی تحقیقات اس مفروضے کو بھی غلط ثابت کر رہی ہیں۔ موجودہ صدی کے عظیم مسلم محقق سائنس دان ڈاکٹر ہوک نور باقی ترکی اپنی کتاب "قرآنی آیات اور سائنسی حقائق" میں رقمطراز ہیں کہ

> "زمین پر انسان کے جسم کو دس لاکھ سال پہلے بتایا جاتا ہے اس کی کوئی سند نہیں ہے سمجھدار سائنس دان انسان کا زمین پر ظہور ۱۰ ہزار سال سے ۵۰ ہزار سال بتاتے ہیں مگر ملحد لوگ اس سے بہت قبل بتاتے ہیں اس کی مثال وہ سائنسی جھوٹ ہے جسے Pilt Down Man کا نظریہ کہا جاتا ہے۔"(۲۰)

اور یہ اقرار اس حقیقت کے باوجود ہے کہ زمین پر زندگی کی عمر معلوم کرنے کے دونوں طریقے ریڈیو ایکٹو کلاک میتھڈ (Radio Active clock Method) اور ریڈیو کاربن ڈیٹنگ سو فیصد صحیح نتائج نہیں دکھا سکتے۔

فہرست مصادر

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک طویل حدیث روایت ہے جس کا آخری حصہ ہدیہ قارئین کر رہا ہوں.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اپنی اولاد کو سامنے دیکھ کر) حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا یہ تیری اولاد کے لوگ ہیں ۔ اس وقت ہر انسان کی عمر اس کی آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک آدمی بہت چمکدار تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رب یہ کون ہے؟ فرمایا تیرا بیٹا داؤد ہے۔ اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ آپ نے کہا یا رب اس کی عمر میں میری عمر سے ساٹھ سال اضافہ کر دے۔ پھر آپ جنت میں رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر آپ کو وہاں سے اتارا گیا۔ اور حضرت آدم علیہ

السلام اپنی عمر گنتے تھے۔ پس جب حضرت عزرائیل ان کے پاس آئے تو حضرت آدمؑ انہیں فرمانے لگے تم نے بہت جلدی۔۔ میری عمر تو ہزار برس لکھی گئی تھی۔ وہ کہنے لگے ہاں۔ لیکن آپ نے اپنی عمر کے ساٹھ سال حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اس کا انکار کر دیا پس آپ کی اولاد انکار کرتی ہے۔ آپ بھول گئے آپ کی اولاد بھولتی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس دن سے لکھنے اور گواہ بنانے کا حکم دے دیا گیا مشکوۃ شریف۔ باب السلام۔ ص ۳۴۲/۶-۱ الاتقان ص ۳۴۱/۲ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار برس بہت مشہور ہے۔ بحوالہ کتاب التہذیب از امام نوویؒ

۲۔ تفسیر ضیاء القرآن ص ۴۲ جلد دوم۔ بحوالہ تفسیر ماجدی۔

۳۔ ''الاتقان'' از علامہ سیوطیؒ ص ۳۴۱/۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آدم اور نوح کے درمیان دس قرن ہیں۔ یعنی دس صدیاں

۴۔ ''قصص القرآن'' از حفظ الرحمٰن سیوہاروی ص ۱۰۴ جلد اول۔

۵۔ ''قصص القرآن'' از حفظ الرحمٰن سیوہاروی ص ۱۳۲ جلد اول۔

۶۔ ''قصص القرآن'' از حفظ الرحمٰن سیوہاروی ص ۱۲ جلد دوم

۷۔ تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص ۱۳۴

۸۔ قصص القرآن ص ۲۴۲ جلد دوم۔

۹۔ بخاری و مسلم شریف۔ مشکوۃ ص ۵۷۹ جلد ۷۔

۱۰۔ تاریخ ابن کثیر جلد دوم ص ۵۶

۱۱۔ مشکوۃ شریف ۶۱۲/۲ بحوالہ سند احمد

۱۳ مشکوۃ شریف ۶۱۲/۲ بحوالہ سند احمد

۱۴۔ اکمال فی اسماء الرجال از شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب ص ۶

A-۱۴ انساب الاشراف البلاذری جلد پنجم ص ۵۶

۱۵۔ مشکوۃ شریف۔ ۳۴۲ جلد ششم

۱۶۔ الاتقان۔ ۳۴۱۔ جلد دوم

۱۷۔ کیونکہ اہل کتاب مورخین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ اخنوع بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم۔ (قصص القرآن ص ۹۰ جلد اول)

۱۸۔ دوسری جماعت کے خیال میں الیاس اور ادریس ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں اور یہ بنی اسرائیل کے نبی ہیں (تاریخ ابن کثیر)

۱۹۔ الاتقان' از علامہ سیوطی۔ ۳۴۱ جلد دوم۔ اس کی تفصیل یوں درج کی ہے۔ عمر قبل از بعثت ۴۰ سال مدت تبلیغ ۹۵ سال اور بعد از طوفان ۶۰ سال' کل ۱۰۵ سال

۲۰۔ قرآنی آیات اور سائنسی حقائق ص۴۰۔ اس کتاب میں انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا

ہے کہ ایک دفعہ ۱۹۱۲ء میں برطانوی عجائب گھر لندن میں PILT DOWN MAN کے کاسہ سر کی نمائش کی گئی۔ جس کے متعلق مشہور کیا گیا کہ یہ پانچ لاکھ سال پہلے کا انسان ہے۔ مگر جب ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کے ذریعے اس کی عمر معلوم کی گئی تو حیرت ہوئی کہ انسانی کاسہ سر صرف ۱۵۰ سال پرانا تھا اور اسے ایک بندر کا جبڑا لگایا گیا تھا۔ جس کی عمر صرف ۶۰ سال تھی۔